بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اِللهِ والحَمْدُ للهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهَ ، أَمَّا بَعْدُ:

پوائنٹ نمبر-16: شہرت اور نام ونمود کے لئے لوگوں پر نمایاں ہونا بھی منہج سلف میں سے نہیں ہے۔

"ليس من منهج السلف" لفضیلۃ الشیخ العلامہ محمد عمر باز مول حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے آج کی نشست میں پوائنٹ نمبر 16 پر بات کرتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"ليس من منهج السلف طلب الشهرة والارتفاع على الناس فإن حب الظهور يقصم الظهور، وإذا تسود الحدث فاته خيرٌ كثير"

ترجمہ: (شہرت اور نام ونمود کے لئے لوگوں پر نمایاں ہونا بھی منہج سلف میں سے نہیں ہے، اور جو لوگوں پر ظاہر ہونا چاہتا ہے تو اس سے وہ اپنی ہی کمر توڑتا ہے، اور جو وقت سے پہلے سردار بن جاتا ہے تو وہ خیر کثیر سے محروم ہو جاتا ہے)

یعنی کیونکہ اپنے آپ کو ظاہر کرنا حقیقت میں خود کو کمزور کرنا اور خیر کثیر سے محروم کرنا ہے۔ شہرت کے طلبگار اور دنیا میں نام کمانے کے طلبگار کبھی سلفی ہو نہیں سکتے یہ قاعدہ یاد رکھیں، نہ یہ سلف کا منہج تھا اور نہ ہی اُن کے متبعین کا یہ منہج ہے۔

سلف کی زندگی سب کے سامنے ہے اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام سے لے کر اُس بہترین زمانے میں آخری صحابی تک کی زندگی دیکھ لیں آپ، اور صحابہ کرام کے بعد اُن کے جانشین تابعین کی زندگی پر نظر ڈالیں اور ان کے بعد ان کے جانشین اتباع التابعین، بہترین تین صدیوں میں اکثر سلف کی زندگی دیکھیں کیسی تھی، شہرت اور لوگوں پر نام کی برتری حاصل کرنا یہ منہج سلف میں سے نہیں ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں چند نصوص اور سلف کے اقوال اور چند غلط فہمیوں کا ازالہ بھی کرتے ہیں ان شاءاللہ۔

1- سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفسَدَ لَهَا مِن حِرصِ المَرءِ عَلَى المَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ" :رواه الترمذي وصححه الألباني: (اس حدیث میں اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بکریوں میں بھیجے گئے دو بھوکے بھیڑیئے ان میں وہ فساد نہیں کرتے جو فساد کوئی شخص اپنے دین میں کر بیٹھتا ہے مال اور شہرت کی حرص میں)۔ مثال دیکھی ہے!

اللہ تعالٰی کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دو شدید بھوکے بھیڑیئے اگر ان کو بکریوں پر بھیج دیا جائے تو بکریوں میں وہ کتنا فساد کریں گے؟ ظاہر ہے کہ بہت ہی زیادہ فساد ہو گا بھیڑیئے قتل زیادہ کریں گے کھائیں گے کم معروف بات ہے شدید بھوکے ہیں نا، تو اتنا حریص ہوتا ہے بھیڑیا اور بھیڑیا ویسے بھی بھیڑیا ہی ہے لیکن جب شدید بھوکا ہوتا ہے تو اس کی حرص اور مزید ہو جاتی ہے اور تباہی اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے فساد اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے، تو بکریوں میں کتنا فساد اور تباہی ہو گی اس سے زیادہ (اس سے زیادہ) وہ انسان فساد برپا کرتا ہے اور خاص طور پر اپنے

دین میں فساد کر بیٹھتا ہے (دنیا تو سب چھوڑ کر جائیں گے نا تو دین میں خصوصی طور پر فساد کر بیٹھتا ہے) ان دو بھیڑیوں کے فساد سے زیادہ جو شخص مال اور شہرت کی حرص میں زندگی گزارتا رہتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی بڑی پیاری تعلیق فرماتے ہیں **مجموع الفتاوی** جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 215 میں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے اس حدیث میں مال اور شرف اور شہرت کا جو فساد ہے دین میں (اُن کے حرص کی وجہ سے جو فساد دین میں پیدا ہوتا ہے) وہ ان دو بھیڑیوں کے فساد سے کم نہیں ہوتا جسے بکریوں کے باڑے میں بھیجا جاتا ہے۔

دین سلیم یعنی جو شخص اپنے دین میں عافیت چاہتا ہے اپنے دین میں سلامتی چاہتا ہے وہ حرص نہیں کرتا ان چیزوں میں کیونکہ اگر دل ایمان کی مٹھاس کو پالے تو اللہ تعالیٰ کی عبودیت (بندگی) اور محبت میں اضافہ ہوتا ہے اور مضبوطی حاصل ہوتی ہے اور پھر وہ اس چیز پر کسی اور کو مقدم کرتا نہیں ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ اہل اخلاص سے ہر سوء اور فحشاء کو دور کر دیتا ہے۔

کوئی شخص دیکھنا چاہتا ہے کہ کتنی اسے توفیق دی گئی ہے دنیا میں تو یہ دیکھ لے کہ اس کے دل میں اخلاص کتنا ہے۔

اور ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بُرائی سے محفوظ رکھا ہے کیوں؟

﴿مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُخۡلَصِيۡنَ﴾ (یوسف:24): جو اخلاص کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ بن جاتا ہے، جو مخلِص ہے وہ مخلَص بھی ہے۔

مخلِص کسرہ سے، مخلِص: "اخلاص کرنے والا"۔

مخلَص: "اسے اللہ تعالیٰ نے خصوصیت دی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے اس کی حفاظت پھر اللہ تعالیٰ خود کرتا ہے"۔

2-دوسری حدیث سیدنا سعد بن أبي وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: " سَمِعْتُ رَسُولَ اَللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ "(میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا) "إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ": رواه المسلم: (صحیح مسلم کی روایت میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ متقی بے پرواہ چھپے ہوئے بندے کو پسند کرتا ہے)۔

صفات دیکھیں ذرا کہ بے شک اللہ تعالیٰ متقی، بے پرواہ، چھپے ہوئے بندے کو پسند کرتا ہے:

(۱) متقی ہے جس کی وجہ سے اسے دنیا کی کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔ (۲) اور پھر وہ چھپا ہوا ہے یعنی اس کو کوئی جانتا نہیں ہے۔

فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ **شرح ریاض الصالحین** صفحہ نمبر 629 میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "الخفي: هو الذي لا يظهر نفسه "(خفی وہ ہوتا ہے جو اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرتا) "ولا يهتم أن يظهر عند الناس "(اور اسے اس کی پرواہ بھی نہیں ہے کہ لوگوں میں اس کا کوئی خاص مقام ہو یا ظاہر ہو) "أو يشار إليه بالبنان " (یا لوگ اس کی طرف اشارہ کریں) "أو يتحدث الناس عنه " (یا لوگ اس کے تعلق سے کوئی بات کریں (اسے پرواہ نہیں ہے)) "تجده من بيته إلى المسجد ومن مسجده إلى بيته " (اب یہ دیکھتے ہیں کہ وہ گھر سے مسجد اور مسجد سے گھر کی طرف (اپنے کام سے کام رکھتا ہے)) "ومن بيته إلى أقاربه وإخوانه " (یا اپنے گھر سے رشتے داروں کے پاس جاتا ہے اور دوستوں کے پاس جاتا ہے) "يخفي نفسه " (اپنے آپ کو چھپاتا رہتا ہے)۔ **اسے کہتے ہیں "الخفی"۔**

اور یہ صفات جو ہیں پتہ ہے امت میں سب سے زیادہ کس میں پائی جاتی ہیں؟ صحابہ کرام میں۔

کوئی بتائے گا کیسے؟ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃاللہ علیہ انہوں نے کتاب لکھی صحابہ کرام پر "الإصابة" آپ جانتے ہیں کتنے صحابہ کا ذکر کیا ہے اس کتاب میں؟ بڑی کوشش کی صحابہ کو ڈھونڈنے کی کتابوں میں سے ہر طرف سے کتنے صحابی نکلے اس کتاب میں؟ آٹھ ہزار(8,000) بس۔ حجۃ الوداع کے موقعے پر کتنے صحابی تھے؟ ایک لاکھ(1,00000)، ایک لاکھ صحابی حج کرتے ہیں اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ۔ اور اگر آپ گننا شروع کریں صحابہ تو جس نے سب سے زیادہ جمع کیا ہے حفظ ابن حجر العسقلانی نے کیا ہے کتنی تعداد ہے؟ آٹھ ہزار (8,000)؛ باقی کہاں ہیں؟ نام تک نہیں جانتا کوئی:

"إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ": صحابہ سے بڑھ کر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد کوئی بندے ہیں اللہ تعالی کے پیارے؟!

"التَّقِيَّ": صحابہ سے بڑھ کر کوئی ہے؟! "الْغَنِيَّ": پیسوں کا غناء نہیں ہوتا ہر وقت ، ایمان ، علم، توحید، اتباع سنت، فرمانبرداری، اطاعت ، حسن اخلاق یہ اصل غناء ہوتا ہے (بے پرواہی)؛ "الْخَفِيَّ": سارے وصف مکمل ہو رہے ہیں کہ نہیں؟! (سبحان اللہ)۔

اور تابعین میں سے دیکھیں (سبحان اللہ) اگر ہمیں یہ خبر اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نہ دیتے تو ہمیں پتہ نہ چلتا اس عظیم شخصیت کا کون؟ **<u>اویس القرنی۔</u>**

اویس القرنی کو دیکھیں آپ اللہ تعالی کا اتنا پیارا بندہ ہے کہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالی نے وحی کے ذریعے یہ خبر دی ہے کہ یمن میں ایک شخص ہے جو ایمان لے کر آیا ہے اس کے اندر اتنی بڑی پیاری خوبی ہے کہ وہ اپنی ماں کا اتنا بڑا خدمت گزار ہے اور مجھے بہت پیارا ہے صحابہ کرام کو یہ حکم دو کہ جب اس سے ملاقات ہو تو اس سے دعا کرنے کی گزارش کریں۔

کون جانتا تھا اویس القرنی کو اُس کے پڑوسی بھی نہیں جانتے تھے کہ اویس القرنی ہے کون اس کا مقام کیا ہے: "الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ"۔

"الْعَبْدَ التَّقِيَّ": تقویٰ سے تقی۔ "الْغَنِيَّ": غناء سے غنی۔ اور خفاء سے: "الْخَفِيَّ": جو مخفی ہو چھپا ہوا ہو۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں:

"إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أُوَيْسٌ، وَلَهُ وَالِدَةٌ "(خیر التابعین میں سے ایک شخص ہے جس کا نام اویس ہے اس کی ایک ماں ہے) "وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ"(یعنی اس کو برص کی بیماری تھی (اویس القرنی میں)) "فَأَذْهَبَهُ اللهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ"(اللہ تعالی نے اسے شفا دے دی)۔

برص کی بیماری کا علاج آج بھی نہیں ہے اس کی کرامت تھی "کرامات الاولیاء"، کرامت یہ تھی کیونکہ وہ والدہ کا اتنا بڑا خدمت گزار تھا اور متقی پرہیز موحد متبع سنت، ایک اور بھی خوبی ہے اس بندے کے اندر کہ اس کے سامنے دو راستے تھے والدہ کو چھوڑ یمن سے سفر کرتا مدینے کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا ملاقات ہوتی اور شرف حاصل کرتا صحابی کا تو اس نے اپنی ماں کو نہیں چھوڑا، چھوڑ بھی نہیں سکتا تھا خدمت کے لیے کوئی اور باقی تھا نہیں خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام پہلے وفات پا گئے اور وہ صحابی نہ بن سکا۔

کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے یہ کیا(اخلاص کی بار بار بات آرہی ہے)جب اللہ تعالیٰ کے لیے اس نے اتنی بڑی قربانی دی تو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام سے اس عظیم تابعی سے دعا کروانے کی؛ گزارش کی، کہ تم دعا کروانا۔ صحابی تو نہ بن سکا لیکن بڑا مقام مل گیا۔

ظاہر ہے تابعی صحابہ سے بہتر تو نہیں ہے لیکن تابعین میں سے ''خَيْرَ التَّابِعِينَ'' یہ گواہی کون دے رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام۔

ساری بیماری چلی گئی سوائے ایک جگہ پر''مَوْضِعَ الدِّينَارِ والدِّرْهَمِ''اتنی جگہ باقی رہ گئی نشانی کے طور پر باقی جسم سے ساری بیماری چلی گئی۔

''فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَسْتَغْفِرِ لَكُم''(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو تم میں سے اُس سے ملاقات کرے تو اس سے کہنا کہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے(کون کہے؟ صحابی)؛ صحیح مسلم کی روایت ہے۔

دو حدیثیں کافی ہیں اور حدیثیں بھی ہیں اس معنی میں۔

امام شافعی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں:"إذا تصدّر الحدث فاته علمٌ كثير "(تم میں سے جب کوئی شخص وقت سے پہلے سردار بن جاتا ہے تو وہ خیر کثیر سے محروم ہو جاتا ہے)۔یعنی شیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ نے یہ جو الفاظ ہیں امام شافعی سے لیے ہیں اور امام شافعی کا یہ قول جو ہے امام ابن حجر العسقلانی نے **فتح الباری** میں بیان کیا ہے۔

امام سفیان الثوری فرماتے ہیں : "إياك والشهرة"(خبردار میں تمہیں شہرت سے آگاہ کرتا ہوں)"فما أتيت أحدًا إلا وقد نهى عن الشهرة" (میں جس سے بھی ملا ہوں اس نے شہرت سے مجھے منع کیا ہے)۔یعنی اپنے زمانے کے جتنے بھی اُن کے علماء تھے سلف صالحین میں سے جس سے ملاقات ہوئی ہے اس نے سب سے پہلے شہرت سے ہی منع کیا ہے۔(**سیر أعلام النبلاء** میں ذہبی نے اسے روایت کیا ہے)۔

امام ایوب السختیانی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں:"ما صدق عبد قط فأحب الشهرة" (جس نے شہرت کو پسند کیا وہ کبھی سچا ہو نہیں سکتا (دیکھیں سچ، صدق اور شہرت تینوں مل نہیں سکتے (سبحان اللہ))۔ (امام ذہبی نے اسے **سیر أعلام النبلاء** میں جلد نمبر6 صفحہ نمبر20 میں بیان کیا ہے)۔

بشر بن الحارث رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں:"ما اتقى الله مَنْ أحبَّ الشهرة" (وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا نہیں جو شہرت کو پسند کرتا ہے)۔

(اسے بھی امام ذہبی نے **سیر أعلام النبلاء** میں روایت کیا ہے)۔

امام فضیل بن عیاض رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں:"إن قدرت أن لا تُعرف فافعل " (اگر تُو یہ کر سکتا ہے کہ کوئی تجھے نہ پہچانے تو پھر یہ ضرور کرو(یعنی اپنی پہچان کو چھپالو))"وما عليك ألا تعرف " (اور تمہارا کیا جاتا ہے اگر تمہیں کوئی جانتا نہیں ہے)"وما عليك إن لم يُثنَ عليك " (اور تمہارا کیا جاتا ہے اگر لوگ تمہاری تعریف نہیں کرتے)"وما عليك أن تكون مذمومًا عند الناس " (اور تمہارا کیا جاتا ہے اگر لوگ تمہاری مذمت کرتے رہیں)"إذا كنت محموداً عند الله عزوجلّ " (جبکہ تُو اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی عزت والا ہو)۔

(اسے ابو بکر القرشی نے **التواضع والخمول** میں روایت کیا ہے)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃاللہ علیہ **مجموع الفتاویٰ** جلد نمبر10 صفحہ نمبر214 میں فرماتے ہیں:"بسا اوقات نفس کے اندر چھپی ہوئی شہوت جو ہے وہ جاگ جاتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور بندگی میں فساد پیدا ہو جاتا ہے اور اخلاص میں بھی کمی ہو جاتی ہے"۔

سیدنا شداد بن أوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "یا بقایا العرب!" (اے عرب کے باقی لوگ!) "إن أخوف ما أخاف علیکم الریاء والشھوۃ الخفیۃ" (میں سب سے زیادہ تم پر ڈرتا ہوں ریاکاری اور چھپی ہوئی شہوت سے) "قیل لأبي داود السجستاني" (امام محدث صاحب السنن ابو داود السجستانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا) "وما الشھوۃ الخفیۃ؟" (چھپی ہوئی شہوت کیا ہوتی ہے؟) "قال حبّ الریاسۃ" (سرداری کو پسند کرنا، لوگوں پر برتری کو پسند کرنا (اسے کہتے ہیں الشھوۃ الخفیۃ))۔

اس موذی مرض کا علاج کیا ہے کون بتائے گا؟ "الاخلاص"۔

"الاخلاص": جتنا اخلاص مضبوط ہوگا اتنا ہی یہ موذی مرض دور رہے گا اس لیے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اخلاص کی دعا کرتے رہنی چاہیے اور میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص سے نوازے اور ثابت قدمی عطا فرمائے (آمین)۔

امام سفیان الثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ما عالجت شیئاً أشد عليَّ من نیّتي أنها تتقلب عليَّ" (سب سے زیادہ مشکل جس چیز کا میں نے علاج کیا اپنی زندگی میں وہ ہے میری نیت بار بار پھر جاتی ہے)۔

نیت پر کنٹرول مشکل ہے امام سفیان الثوری کہتے ہیں تو ہم کیا کہیں گے میرے بھائی ہماری حیثیت ہی کیا ہے؟!

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں مسجد میں طالب علم ہیں ہمارے جیسا کون ہے؟! بس ہم نیت کے بھی پکے ہیں اخلاص کے بھی پکے ہیں اور ہمارے جیسا کوئی نہیں ہے۔

امام سفیان الثوری نے زندگی ساری علم حدیث میں گزاری ہے محدث العصر ہیں اپنے زمانے کے مشہور محدث ہیں وہ ڈرتے ہیں یہ الفاظ پتہ ہے کیوں کہہ رہے ہیں؟ یہ اخلاص کی نشانی ہے۔ جو اپنے اخلاص کے لیے فکر کرتا ہے فکر مند ہوتا ہے وہی تو مخلص ہوتا ہے نا، جس کو پرواہ نہیں ہوتی اور کہتا ہے کہ میں مخلص ہوں وہ کبھی مخلص ہو نہیں سکتا۔

دو غلط فہمیاں ہیں شبہات ہیں ان ازالہ میں مناسب سمجھتا ہوں:

1- اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو مشہور ہو گیا وہ گناہگار ہو گیا اور جو مشہور ہو گئے وہ سلفی نہ رہے کیونکہ شہرت تو منہج سلف میں سے ہے نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ایسے علماء ہیں جو مشہور ہوئے اس کا مطلب ہے وہ پھر سلفی نہ رہے نا؟

جواب: یہ کم علمی ہے اور سلفیوں سے بغض اور نفرت کی علامت ہے اور کچھ بھی نہیں ہے، یاد رکھیں ہم نے کہا "طلب" جو شہرت کا طلبگار ہے اور جو شہرت طلب کرتا ہے خود وہ سلفی نہیں ہو سکتا یہ بات تو درست ہے آپ کی لیکن جسے اللہ تعالیٰ مشہور کر دے وہ سلفی نہیں ہو سکتا؟!

اویس القرنی کو کس نے مشہور کیا ابھی میں نے بتایا ہے اُس نے طلب کیا تھا کبھی کسی سے تو کیا وہ سلفی نہیں ہے؟! وہ سلف میں سے نہیں ہے؟!

(سبحان اللہ)؛ ابو بکر صدیق کو دیکھ لیں عمر فاروق کو دیکھ لیں اخلاص کو دیکھیں آپ بات اخلاص کی ہے۔

آج کے دور کی مثال دیتا ہوں میں چلو بات آسان ہو جائے گی: "آل سعود اور آل الشیخ": آل سعود سیاسی اُمور کے رہنما ہیں اور آل الشیخ دینی اُمور کے رہنما ہیں سعودی عرب میں آپ جانتے ہیں شروع سے آل الشیخ آتے رہے بیچ میں ایک بریک آیا پھر بعد میں آل الشیخ پورے ہوئے یہ بریک کیا تھا جانتے ہیں؟ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ۔

شیخ بن باز آل شیخ میں سے نہیں ہیں لیکن اُن کا علم اپنے زمانے میں اُن جیسا کوئی نہیں۔ تقویٰ، علم، اخلاق، دعوت الی اللہ، (سبحان اللہ) یہ بریک آیا اور شیخ بن باز آئے، یعنی ان سے پہلے شیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ تھے اب ان کے بعد شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ اور بیچ میں شیخ بن باز تھے؛ امت میں مشہور ہیں کہ نہیں شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ؟! سلفی نہیں ہیں؟! انہوں نے خود اس شہرت کو طلب کیا؟! (سبحان اللہ)۔

دیکھیں اس معنی میں فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں، **شرح ریاض الصالحین** میں صفحہ نمبر 629 میں اُسی صفحے پر جہاں اس حدیث کا ذکر کیا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ): "اگر کسی شخص میں بات دو چیزوں میں کھٹکا کرے کہ وہ اپنے آپ کو ظاہر کرے یا چھپائے تو پھر اسے چاہیے کہ اپنے آپ کو چھپالے اور اگر ایسا وقت آئے کہ اسے ظاہر ہونا ہی پڑا نہ چاہتے ہوئے جیسا کہ علم کی نشرواشاعت کے لیے یا دروس کی اقامت کے لیے، حلقات علم کی اقامت کے لیے یا جمعہ کے خطبے کے لیے یا عید کے خطبے کے لیے تو اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے اور اگر وہ اس وجہ سے مشہور ہو جاتا ہے تو اس کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے"۔ واضح ہے؟

یعنی آپ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی کام کرتے ہیں اور آپ شہرت یافتہ ہو جاتے ہیں آپ کا اس میں کیا قصور ہے؟! قصور اس کا ہے جو طلب شہرۃ کے لیے اپنے دین کو بھی بازی پر لگا دیتا ہے دین بھی گنوا دیتا ہے یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے۔

اس میں دوسری غلط فہمی سے پہلے یعنی امت میں دیکھیں بن باز مشہور ہیں نا؟ بن باز فیملی والے کتنے لوگ موجود ہیں؟ پوری فیملی ہے مشہور کتنے ہیں؟

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ لیں بخارا پورا ایک علاقہ تھا پورا ایک شہر تھا اُس زمانے میں آج بھی موجود ہے شہرت یافتہ کتنے بخاری ہیں؟ ہزار تو ہونے چاہیے نا کتنے ہیں؟ سبحان اللہ؛ ایک ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ بعض ایسے لوگ دنیا میں آئے ہیں اتنی اللہ تعالیٰ نے شہرت دی ہے کہ امت کے برابر ہیں شہرت کے اعتبار سے، نہیں! (سبحان اللہ)۔

2-دوسری غلط فہمی، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سردار ہو یعنی جو شخص شہرت یافتہ ہو یا اس کی عمر بڑی ہو چکی ہو تو وہ پھر علم حاصل نہ کرے کیونکہ پھر اس سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس میں کیا آیا ہے؟ "وإذا تسود الحدث فاته خيرٌ كثير": جیسے امام شافعی نے بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص وقت سے پہلے سردار بن جاتا ہے تو بہت سارے خیر سے وہ محروم ہو جاتا ہے، تو اگر کوئی شخص سردار بن جاتا ہے مطلب وہ پھر علم حاصل نہ کرے کیونکہ وہ خیر سے محروم ہے؟ جب محروم ہے تو اسے چھوڑ دیں پھر؟

جواب: اس کا بڑا پیارا جواب دیتے ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، صحیح بخاری میں امام بخاری باب باندھتے ہیں بڑا پیارا فرماتے ہیں:

"باب الاغتباط في العلم والحكمة" (علم اور حکمت میں حلال حسد کرنے کا بیان)۔

اغتباط کہتے ہیں حلال حسد کو کہ اگر کسی عالم کو کسی حکمت والے کو دیکھتے ہیں آپ تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسا بنا، یا جو اس کے پاس ہے مجھے بھی عطا فرما اور اس کو بھی مزید عطا فرما (اس کے لیے بھی آپ دعا کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی اس خیر سے نوازے)۔

امام بخاری فرماتے ہیں پورا باب دیکھیں: "باب الاغتباط في العلم والحكمة" یہ امام بخاری نے باب باندھا ہے: "والحكمة وقال عمر تفقهوا قبل أن تسودوا" (علم حاصل کرو اس سے پہلے کہ تم سردار بن جاؤ (علم پہلے حاصل کرو اور سردار پھر بعد میں بنو)) "قال أبو عبد

الله" (ابوعبداللہ کون ہیں؟امام بخاری خود(ابھی تبویب میں امام بخاری کہہ رہے ہیں))"وبعد أن تسودوا" (اور سرداری کے بعد بھی علم حاصل کرو)،ثبوت دیکھیں:"وقد تعلم أصحاب النبي - صلى الله عليه وسلم- في كبر سنهم"؛ثبوت کیا ہے؟بہت سارے صحابہ کرام نے کب علم سیکھا اکثریت صحابہ کی کمسنی میں یا بڑی عمر میں؟۔

اس لیے امام بخاری فرماتے ہیں:"وقد تعلم أصحاب النبي - صلى الله عليه وسلم- في كبر سنهم"۔

اور پھر کچھ دلائل بھی پیش کیے لیکن تبویب کے اندر دیکھیں کہ انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب کا قول نقل کیا ہے یہ اثر سیدنا عمر بن خطاب کا"کہ پہلے علم حاصل کرو پھر سرداری کی طرف جاؤ":شہرت اگر ہو بھی جائے گی بعد میں ہو گی پہلے کیوں دوڑتے ہو شہرت کی طرف(سبحان اللہ)۔

اور تاکہ کسی کو غلط فہمی نہ رہے مطلب یہ ہے کہ پھر جو عمر رسیدہ ہو چکا ہے یا جو مشہور ہو چکا ہے وہ پھر علم حاصل نہ کرے کیونکہ سیدنا عمر نے منع فرمایا ہے تو امام بخاری اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہرگز نہیں ہے:"وبعد أن تسودوا":تب بھی علم حاصل کرنا نہ چھوڑو۔

ثبوت کیا ہے؟ صحابہ کرام اور جو معروف مثال ہے سیدنا سلمان فارسی کہ ساٹھ سال کی عمر میں علم حاصل کرنا شروع کیا(ساٹھ سال کی عمر میں!)،بعض ساتھی کہتے ہیں کہ اب عمر پچاس سال ہوگئی ہے اب علم کہاں سے حاصل کریں؟!

پچاس سال تمہاری عمر ہے اب تم فکر مند ہو رہے ہو کہ کہاں سے علم حاصل کریں سیدنا سلمان فارسی کی عمر ساٹھ سال تھی اور علماء کے سردار بنے صرف عالم نہیں بنے(ساٹھ سال کی عمر میں!)،اور ہم کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے یا عمر نہیں رہی علم حاصل کرنے کی!

یہ سب بہانے ہیں ورنہ جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے راستہ آسان کر دیتے ہیں(واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش(حفظہ اللہ)کے آڈیو درس 17.یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے-پوائنٹ نمبر16 سے لیا گیا ہے۔سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio